

رسالہ نمبر: 25

فیضانِ اذان

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ اَذان

(مع 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں روزانہ کمایئے)

یہ رِسالہ (29 صَفْحات) اوّل تا آخِر پورا پڑھئے، قوی اِمکان ہے کہ آپکی کئی غَلَطیاں سامنے آجائیں۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے: جس نے قراٰنِ پاک پڑھا، ربّ تعالٰی کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُود شریف پڑھا نیز اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۳۷۳ حدیث ۲۰۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار اَذان دی

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سفر میں ایک بار اَذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں)۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۳۷۵، تُحفَۃُ المُحتاج، ج ۱ ص ۲۰۹)

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

آذان ہے یا اَذان؟

بعض لوگ ''آذان'' کہتے ہیں یہ غَلَط تَلَفُّظ ہے۔ آذان جَمْع ہے ''اُذُن'' کی اور اُذُن کے معنیٰ ہیں: کان۔ دُرُست تَلَفُّظ اَذان ہے۔ اَذان کے لغوی معنٰی ہیں: خبردار کرنا۔

''فیضانِ اَذان'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے اَذان کے فضائل پر مشتمل 9 احادیثِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ قَبْر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

ثواب کی خاطِر اَذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قَبْر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۱۲ ص۳۲۲ حدیث ۱۳۵۵٤)

﴿2﴾ موتی کے گُنْبد

میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنْبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عَرْض کی: آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کے مُؤَذِّنوں اور اماموں کیلئے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۲۰۰ حدیث ٤۱۷۹)

﴿3﴾ گُزَشتہ گناہ مُعاف

جس نے پانچوں نَمازوں کی اَذان ایمان کی بِنا پر بہ نیّتِ ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بِنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نَمازوں میں امامت کرے اس

کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَلسّنَنُ الکُبری لِلْبَیْہَقِی ج ۱ ص ۶۳۶ حدیث ۲۰۳۹)

﴿4﴾ شیطان 36 میل دور بھاگ جاتا ھے

''شیطان جب نَماز کے لیے اَذان سنتا ہے بھاگتا ہوا رَوحا پہنچ جاتا ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: رَوحا مدینۂ منوّرہ سے 36 میل دور ہے۔ (مُسلِم ص ۲۰۴ حدیث ۳۸۸ مُلَخّصاً)

﴿5﴾ اَذان قَبولیّتِ دُعا کا سبب ھے

جب اَذان دینے والا اَذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج ۲ ص ۲۴۳ حدیث ۲۰۴۸)

﴿6﴾ مُؤَذِّن کیلئے اِستِغفار

مُؤَذِّن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے، اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی آواز سنی اس کیلئے اِستِغفار کرتی ہے۔ (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۵۰۰ حدیث ۶۲۱۰)

﴿7﴾ اَذان والے دن عذاب سے اَمْن

جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عذاب سے اس دن اسے اَمْن دیتا ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۲۵۷ حدیث ۷۴۶)

﴿8﴾ گھبراھٹ کا عِلاج

جب آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) جنّت سے ہندوستان میں اُترے اُنھیں گھبراہٹ ہوئی تو جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے اُتر کر اَذان دی۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۵ ص ۱۲۳ حدیث ۶۵۶۶)

﴿9﴾غم دُور کرنے کا نُسخہ

اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اَذان کہے، اَذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔(جامِع الحدیث لِلسُّیُوطی ج١٥ ص ٣٣٩ حدیث ٦٠١٧) یہ رِوایت نَقْل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ ''فتاوٰی رضویہ شریف'' جلد 5 صَفْحہ 668 پر فرماتے ہیں: مولیٰ علی (کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم) اور مولیٰ علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فَجَرَّبْتُہُ فَوَجَدْتُہُ کَذٰلِکَ (ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا)۔

(مِرقاۃُ الْمَفاتِیح ج٢ ص ٣٣١،جامِعُ الحدیث ج١٥ ص ٣٣٩ حدیث ٦٠١٧)

مچھلیاں بھی اِستِغفار کرتی ہیں

مَنقول ہے: اَذان دینے والوں کیلئے ہر چیز مغفِرت کی دُعا کرتی ہے یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی۔ مُؤَذِّن جس وَقْت اذان کہتا ہے فِرِشتے بھی دوہراتے جاتے ہیں اور جب فارِغ ہوجاتا ہے تو فِرِشتے قِیامت تک اُس کیلئے مغفِرت کی دُعا کرتے ہیں۔ جو مُؤَذِّنی کی حالت میں مرجاتا ہے اُسے عذابِ قَبْر نہیں ہوتا اور مُؤَذِّن نَزْع کی سختیوں سے بچ جاتا ہے۔ قَبْر کی سختی اور تنگی سے بھی مامون (یعنی محفوظ) رہتا ہے۔

(مُلَخَّص اَز تفسیرِ سورۂ یوسُف (مترجَم) ص ٢١)

اَذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال

کو **اَذان وا ِقامت** کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کَلِمے کے بدلے **ایک لاکھ** نیکیاں لکھے گا اور **ایک ہزار** دَرَجات بُلند فرمائے گا اور **ایک ہزار** گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عَرض کی: یہ تو عورَتوں کیلئے ہے مَردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مَردوں کیلئے دُگنا۔

(تاریخ دِمشق لابنِ عَساکِر ج ۵۵ ص ۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں روزانہ کمایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قَدَر آسان فرمادیا ہے **مگر افسوس!** اتنی آسانیوں کے باوُجُود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارک میں **جوابِ اَذان واِقامت** کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل مُلاحظہ فرمایئے:

" **اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر** " یہ دو کلمات ہیں، اس طرح پوری اَذان میں **کل 15 کلِمات** ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک **اَذان** کا جواب دے **یعنی مُؤَذِّن** صاحِب جو کہتے جائیں اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو **15 لاکھ** نیکیاں ملیں گی، **15 ہزار** دَرَجات بُلند ہوں گے اور 15 **ہزار** گناہ مُعاف ہوں گے اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔ **فَجْر** کی اذان میں دو مرتبہ **اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم** بھی ہے تو یوں **فَجْر** کی اَذان میں **17 کلِمات** ہوگئے اور اس طرح **فَجْر** کی اَذان کے جواب میں **17 لاکھ** نیکیاں،

17 ہزار دَرَجات کی بلندی اور 17 ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اِقامت میں دومرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ بھی ہے یوں اِقامت میں بھی 17 کلمات ہوئے تو اِقامت کے جواب کا ثواب بھی فَجْر کی اَذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصِل اگرکوئی اسلامی بہن اِہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہوجائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار دَرَجات بلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

اَذان کا جواب دینے والا جنّتی ہوگیا

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی موجودَگی میں (غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد) فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تَعَالٰی نے اسے جنّت میں داخِل کردیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچِہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ

اَذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔ (تاریخ دِمشق لابن عَساکِر ج ۴۰ ص ۴۱۲،۴۱۳ مُلَخَّصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سِوا
مگر اے عَفُوّ ترے عَفْو کا تو حِساب ہے نہ شُمار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَذان واِقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحِب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر (یوں دو کلمات ہیں مگر) دونوں مل کر (بغیر سکتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتِبار سے) ایک کلِمہ ہیں، دونوں کے بعد سَکتہ کرے (یعنی چُپ ہوجائے) اور سَکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سکتے کا تَرک مکروہ ہے اور ایسی اَذان کا اِعادہ (یعنی لوٹانا) مُسْتَحَب ہے۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ ص۶۶) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مُؤَذِّن صاحِب اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سَکتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وَقت اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے۔ اِسی طرح دیگر کلِمات کا جواب دے۔ جب مُؤَذِّن پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے یہ کہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (ترجمہ: آپ پر دُرُود ہو یارسولَ اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم))

جب دوبارہ کہے، یہ کہے:

قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (یارسول اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے)

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخُن آنکھوں سے لگالے، آخِر میں کہے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری سننے اور دیکھنے کی قوّت سے مجھے نفع عطا فرما)

(رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٨٤)

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں (چاروں بار) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لَاحَوْلَ بھی) بلکہ مزید یہ بھی مِلالے:

مَاشَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (ترجمہ: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا)

(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٨٢، عالمگیری ج ١ ص ٥٧)

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ (ترجمہ: تُو سچّا اور نیکو کار ہے اور تُو نے حق کہا ہے)

(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٨٣)

اِقامت کا جواب مُسْتَحَب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں کہے:

اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْض (ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں)

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

"صَدَقْتَ یارسولَ اللہ" کے چودہ حُروف کی نسبت سے اذان کے 14 مَدَنی پھول

❁ پانچوں فرض نَمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وَقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اَذان سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور اسکا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اَذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ٤٦٤)

❁ اگر کوئی شَخص شہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اَذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُسْتَحَب ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ٦٢،٧٨)

❁ اگر کوئی شَخص شہر کے باہَر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اَذان کافی ہے پھر بھی اَذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اَذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج ا ص ٥٤)

❁ مسافِر نے اَذان واِقامت دونوں نہ کہی یا اِقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صِرْف

اِقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اَذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وَہیں موجود ہوں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٧١، دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ٧٨)

❁ وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وَقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وَقت آ گیا دونوں صورَتوں میں اَذان دوبارہ کہئے۔ (الهداية ج ۱ ص ٤٥) مُـؤَذِّن صاحِبان کو چاہئے کہ وہ نقشہ نِظامُ الْاَوقات دیکھتے رہا کریں۔ کہیں کہیں مُـؤَذِّن صاحِبان وَقت سے پہلے ہی اَذان شُروع کر دیتے ہیں۔ امام صاحِبان اور انتِظامیہ کی خدمت میں بھی مَدَنی التجا ہے کہ وہ بھی اس مسئلے (مَسْ۔ءَ۔لَے) پر نظر رکھیں۔

❁ خواتین اپنی نَماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اَذان و اِقامت کہنا مکروہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٧٢)

❁ عورَتوں کو جماعت سے نَماز ادا کرنا، ناجائز ہے۔ (ایضاً ص ٣٦٧، بہارِ شریعت ج ۱ ص ٥٨٤)

❁ سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٧٥)

❁ بے وُضُو کی اَذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اَذان کہنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٦٦، مَراقِی الْفَلاح ص ٤٦)

❁ خُنثٰی، فاسِق اگرچہ عالِم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غُسلا اور ناسمجھ بچّے کی اَذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اَذان کا اِعادہ کیا جائے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٦٦، دُرِّمُختار ج ۲ ص ٧٥)

❁ اگر مُؤَذِّن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٨٨)

❁ **مسجد** کے باہر قبلہ رُو کھڑے ہوکر، کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر بُلند آواز سے اَذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بُلند کرنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴٦۸ ، ۴٦۹ ، عالمگیری ج ۱ ص ۵۵) اَذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مَسنُون و مُسْتَحَب ہے مگر ہلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۳۷۳)

❁ **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ** سیدھی طرف مُنہ کر کے کہے اور **حَیَّ عَلَی الْفَلَاح** اُلٹی طرف مُنہ کر کے، اگرچہ اذان نَماز کیلئے نہ ہو مَثَلاً بچّے کے کان میں کہی۔ یہ پھرنا فقط مُنہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٦٦، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴٦۹) **بعض مُؤَذِّنین** ''صلٰوۃ'' اور ''فلاح'' پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلا دیتے ہیں، یہ طریقہ غَلَط ہے۔ دُرُست انداز یہ ہے کہ پہلے اچھّی طرح دائیں بائیں چہرہ کرلیا جائے اِس کے بعد لفظ ''حَیَّ'' کہنے کی اِبتِدا ہو۔

❁ **فَجْر** کی اَذان میں **حَیَّ عَلَی الْفَلَاح** کے بعد **اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم** کہنا مُسْتَحَب ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٦۷) اگر نہ کہا جب بھی اَذان ہوجائے گی۔ (قانونِ شریعت ص ۸۹)

''اَذانِ بِلالی'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے جوابِ اَذان کے 9 مَدَنی پھول

❁ **اَذانِ** نَماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مَثَلاً بچّہ پیدا ہوتے وقت کی

اَذان ۔(رَدُّالمُحتار ج۲ ص۸۲) میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اَذان بائیں (اُلٹے) میں تکبیر کہے کہ خَلَلِ شیطان و اُمُّ الصِّبْیان سے بچے۔ (فتاوٰی رضویہ ج٤ ٢ص٤٥٢) "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صَفْحہ 417 تا 418 پر ہے: "(صَرْع) بہت خبیث بَلا ہے اور اسی کو اُمُّ الصِّبْیان کہتے ہیں اگر بچّوں کو ہو، ورنہ صَرْع (مرگی)۔"

❀ مقتدیوں کو خُطبے کی اَذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یِہی اَحْوَط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دو خُطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زَبان سے تَلَفُّظ (یعنی الفاظ ادا کرنا) اَصْلاً (یعنی بالکل) نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زَبان سے بھی جوابِ اَذان دے یا دُعا کرے بلا شُبہ جائز ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص۳۰۰،۳۰۱)

❀ اَذان سُننے والے کیلئے اَذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔(بہارِشریعت ج۱ص ٤٧٢) جُنُب (یعنی جسے جماع یا اِحتِلام کی وجہ سے غُسل کی حاجت ہو) بھی اَذان کا جواب دے۔ البتّہ حَیض و نِفاس والی عورت، خُطبہ سننے والے، نمازِ جنازہ پڑھنے والے، جِماع میں مشغول یا جو قَضائے حاجت میں ہوں اُن پر جواب نہیں۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص۸۱)

❀ جب اَذان ہو تو اُتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جوابِ سلام اور تمام کام مَوقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تِلاوت بھی، اَذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔ اِقامت میں بھی اِسی طرح کیجئے۔ (بہارِشریعت ج۱ص٤٧٣ ،دُرِّمُختار ج ۲ ص ٨٦، عالمگیری ج ۱ ص ٥٧ مُلَخَّصاً)

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذِکر اور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

❁ اَذان کے دوران چلنا، پھرنا، برتن، گلاس وغیرہ کوئی سی چیز اُٹھانا، کھانا وغیرہ رکھنا، چھوٹے بچّوں سے کھیلنا، اِشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ مَوقوف کر دینا ہی مناسِب ہے۔

❁ جو اَذان کے وَقت باتوں میں مشغول رہے اس کا مَعَاذَاللہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ٤٧٣)

❁ راستے پر چل رہا تھا کہ اَذان کی آواز آئی تو (بہتر یہ ہے کہ) اُتنی دیر کھڑا ہو جائے (چپ چاپ) سُنے اور جواب دے۔ (عالمگیری ج ١ ص ٥٧، ایضاً) ہاں دورانِ اذان مسجِد یا وُضو خانے کی طرف چلنے اور وُضو کرنے میں کوئی حَرَج نہیں اِس دَوران زَبان سے جواب بھی دیتے رہئے۔

❁ اَذان کے دَوران استنجا خانے جانا بہتر نہیں کیونکہ وہاں اَذان کا جواب نہ دے سکے گا اور یہ بَہُت بڑے ثواب سے محرومی ہے، البتّہ شدید حاجت ہو یا جماعت جانے کا اندیشہ ہو تو چلا جائے۔

❁ اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّ الْمُحتار ج ٢ ص ٨٢، بہارِ شریعت ج ا ص ٤٧٣) اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زِیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔ (دُرِّمُختار ج ٢ ص ٨٣)

"یا مُصطَفٰے" کے سات حُروف کی نسبت سے اِقامت کے 7 مَدَنی پھول

❁ اِقامت مسجِد میں امام کے عین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے اگر عین پیچھے موقع نہ ملے

تو سیدھی طرف مُناسِب ہے۔ (ماخوذ اَز فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ج ۵ ص ۳۷۲)

❁ **اِقامت** اذان سے بھی زیادہ تاکیدی سنَّت ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٦٨)

❁ **اِقامت** کا جواب دینا مُسْتَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٧٣)

❁ **اِقامت** کے کَلِمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سَکتہ مت کیجئے۔ (ایضاً ص ٤٧٠)

❁ **اِقامت** میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح میں (صَفْحہ 11 پر بیان کردہ طریقے کے مطابِق) دائیں بائیں مُنہ پھیریئے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٦٦)

❁ **اِقامت** اُسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے، اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بِغیر اجازت کہی اور مُؤَذِّن (یعنی جس نے اذان دی تھی اُس) کو نا گوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ٥٤)

❁ **اِقامت** کے وَقْت کوئی شَخْص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتِظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اِسی طرح جو لوگ مسجِد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اُس وَقْت کھڑے ہوں جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (ایضاً ص ٥٧، بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٧١)

"میرے غوثِ اعظم" کے گیارہ حُروف کی نسبت سے اذان دینے کے 11 مُستحب مواقع

﴿۱﴾ بچّے ﴿۲﴾ مغموم ﴿۳﴾ مِرگی والے ﴿٤﴾ غضبناک اور بدمزاج آدمی اور

﴿۵﴾ بدمزاج جانور کے کان میں ﴿۶﴾ لڑائی کی شدّت کے وَقْت ﴿۷﴾ آتَش زَدگی (آگ لگنے) کے وَقْت ﴿۸﴾ مَیِّت دَفْن کرنے کے بعد ﴿۹﴾ جِنّ کی سرکشی کے وَقت (مَثَلاً کسی پر جِنّ سُوار ہو) ﴿۱۰﴾ جنگل میں راستہ بھول جائیں اورکوئی بتانے والانہ ہو اُس وَقْت۔(بہارِ شریعت ج۱ص۴۶۶، رَدُّالْمُحتار ج۲ص۶۲) نیز ﴿۱۱﴾ وَبا کے زمانے میں بھی اذان دینامُسْتَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۴۶۶، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۵ص۳۷۰)

مسجِد میں اَذان دینا خِلافِ سُنَّت ہے

آج کل اکثر مسجِد کے اندر ہی اَذان دینے کا رَواج پڑ گیا ہے جوکہ خلافِ سنّت ہے۔''عالمگیری'' وغیرہ میں ہے اَذان خارِجِ مسجِد میں کہی جائے مسجِد میں اَذان نہ کہے۔ (عالمگیری ج۱ص۵۵) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِطریقت، باعِثِ خَیْروبَرَکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضاخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ایک بار بھی ثابت نہیں کہ حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسجِد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: مسجِد میں اَذان دینی مسجِد ودربارِ الٰہی کی گستاخی وبے ادبی ہے۔ صحنِ مسجِد کے نیچے جہاں جُوتے

اُتارے جاتے ہیں وہ جگہ خارِجِ مسجِد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بِلا تکلُّف مطابِقِ سنّت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ ج۵ ص۴۱۲، ۴۱۱، ۴۰۸) جُمُعہ کی اذانِ ثانی جو آج کل (خُطبہ سے قبل) مسجِد میں خطیب کے مِنْبر کے سامنے مسجِد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلافِ سنّت ہے، جُمُعہ کی اذانِ ثانی بھی مسجِد کے باہَر دی جائے مگر مُؤَذِّن خطیب کے سامنے ہو۔

سو شہیدوں کا ثواب کمائیے

سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اِحْیائے سنّت عُلَما کا تو خاص فرضِ مَنْصَبی ہے اور جس مسلمان سے ممکِن ہو اُس کیلئے حُکْمِ عام ہے، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجِد میں (پانچوں نمازوں کی اَذان اور جُمُعہ کی اَذانِ ثانی مسجِد کے باہَر دینے کی) اِس سُنَّت کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ''جو فسادِ اُمّت کے وَقْت میری سنّت کو مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔'' (اَلزُّھْدُ الْکبیر لِلْبَیْھَقِی ص۱۱۸ حدیث۲۰۷، فتاوٰی رضویہ ج۵ ص۴۰۳) اِس مسئلے کی تفصیل کیلئے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 5 "بَابُ الْاَذانِ وَالْاِقَامَة" کا مُطالَعہ فرمائیے۔

اَذان سے پہلے یہ دُرُودِ پاک پڑھئے

اَذان واِقامت سے قبل بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر دُرُود و سلام کے یہ صِیغے پڑھ لیجئے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

پھر دُرُود و سلام اور اذان میں فَصْل (یعنی گیپ) کرنے کے لیے یہ اعلان کیجئے: **''اَذان کا اِحترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اَذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔''** اس کے بعد اذان دیجئے۔ دُرُود و سلام اور اِقامت کے درمِیان مسجِد میں یہ اعلان کیجئے: **''اِعتِکاف کی نیت کر لیجئے، مَوبائل فون ہو تو بند کر دیجئے۔''** اَذان و اقامت سے قبل تَسْمِیہ اور دُرُود و سلام کے مخصوص صِیغوں کی مَدَنی اِلتجا اس شوق میں کر رہا ہوں کہ اس طرح میرے لئے بھی کچھ ثوابِ جارِیَہ کا سامان ہو جائے اور فَصْل (یعنی گیپ رکھنے) کا مشورہ **فتاوٰی رضویہ** کے فیضان سے پیش کیا ہے۔ چُنانچِہ ایک اِستِفتاء کے جواب میں امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''دُرُود شریف قَبْلِ اِقامت پڑھنے میں حَرَج نہیں مگر اِقامت سے فَصْل (یعنی فاصِلہ یا عَلَیحدَگی) چاہئے یا دُرُود شریف کی آواز، آوازِ اِقامت سے ایسی جدا (مَثَلاً دُرُود شریف کی آواز اِقامت کی بہ نسبت کچھ پست) ہو کہ اِمتیاز رہے اور عوام کو دُرُود شریف جُزْءِ اِقامت (یعنی اِقامت کا حصّہ) نہ معلوم ہو۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٥ ص ٣٨٦)

وَسوَسہ: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہِری اور دَورِ خُلَفائے راشِدین عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں اَذان سے پہلے دُرُود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہٰذا ایسا کرنا بُری بدعت

اور گناہ ہے۔ (مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ)

جوابِ وَسوَسہ: اگر یہ قاعِدہ تسلیم کرلیا جائے کہ جو کام اُس دور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظام دَرہَم بَرہَم ہوجائیگا۔ بے شمار مثالوں میں سے فقط 12 مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اُس مُبارَک دور میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے: ﴿۱﴾ قراٰنِ پاک پر نُقطے اور اِعْراب حَجّاج بن یوسُف نے ۹۵ھ میں لگوائے ﴿۲﴾ اسی نے ختمِ آیات پر علامات کے طور پر نُقطے لگوائے ﴿۳﴾ قراٰنِ پاک کی چھپائی ﴿۴﴾ مسجِد کے وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نُما محراب پہلے نہ تھی وَلید مروانی کے دَور میں حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَفِیظ نے اِیجاد کی۔ آج کوئی مسجِد اس سے خالی نہیں ﴿۵﴾ چھ کلمے ﴿۶﴾ عِلْمِ صَرف و نَحْو ﴿۷﴾ عِلْمِ حدیث اور احادیث کی اَقسام ﴿۸﴾ درسِ نظامی ﴿۹﴾ شریعت و طریقت کے چار سلسلے ﴿۱۰﴾ زَبان سے نَماز کی نیّت ﴿۱۱﴾ ہوائی جہاز کے ذَرِیعے سفرِ حج ﴿۱۲﴾ جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذَرِیعے جِہاد۔ یہ سارے کام اُس مبارَک دَور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر اَذان و اِقامت سے پہلے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود و سلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت اور گناہ ہوگیا! یاد رکھئے کسی معاملے میں عَدَمِ جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شریعت نے مَنْع نہیں کیا وہ بدعتِ حَسَنہ اور مُباح یعنی اچھی بدعت اور جائز ہے اور یہ امرِ مُسلَّم ہے کہ اَذان سے پہلے دُرُود شریف

پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہٰذا منع نہ ہونا خود بخود ''اِجازت'' بن گیا اور اچھی اچھی باتیں اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجوَر، نبیوں کے سرور، حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور ''مُسلِم'' کے باب ''کتابُ الْعِلم'' میں سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ اجازت نشان موجود ہے:

مَنْ سَنَّ فِی الْاِ سْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعُمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَایَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ۔ جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا اَجْر بھی اس (یعنی جاری کرنے والے) کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اَجْر میں کمی نہیں ہوگی۔ (صَحیح مُسلِم ص۱۴۳۷ حدیث۱۰۱۷)

مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشُبہ جس خوش نصیب نے اَذان واِقامت سے قبل دُرُود وسلام کا رَواج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جارِیہ کا مُستحق ہے، قِیامت تک جو مسلمان اِس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ وسوسہ آئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّار یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنّم میں (لے جانے والی) ہے۔ (صَحیح اِبن خُزَیمہ ج۳ ص۱۴۳ حدیث۱۷۸۵) اِس حدیث شریف کے کیا معنٰی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت سے مُراد بِدعتِ سیِّئَہ یعنی بُری

بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنّت کے خِلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جو بدعت اُصول اور قواعدِ سنّت کے موافق اور اُس کے مطابق قِیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت وسنّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو **بدعتِ حَسَنہ** کہتے ہیں اور جو اس کے خِلاف ہو وہ بدعت گمراہی کہلاتی ہے۔ (اَشِعَّةُ اللّمعات ج ۱ ص ۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اب ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب''** صَفْحہ 359 تا 362 کا مضمون مُلاحَظہ فرمایئے:

اَذان کی توہین کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: اَذان کی توہین کرنا کیسا؟

جواب: اَذان شِعارُ اسلام میں سے ہے۔ کسی بھی شِعارِ اسلام کی توہین کُفْر ہے۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کا مذاق اُڑانا

سُوال: اَذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ (یعنی آؤ نماز کی طرف) یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (یعنی آؤ بھلائی کی طرف) سن کر مذاق میں یہ کہنا کیسا کہ: **''آؤ سینما گھر کی طرف ورنہ**

ٹکٹیں ختم ہو جائیں گی!"

جواب: کُفْر ہے۔ کیوں کہ مَعَاذَاللّٰہ یہ اَذان کا مذاق اُڑانا ہوا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا **شاہ امام اَحمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمتِ بابرکت میں **سُوال** ہوا: جناب کا کیاارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ زید نے **مُؤَذِّن** مسجد کی اذان کے ساتھ **تَمَسْخُر** (یعنی مذاق) کیا یعنی لفظ **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ** سُن کر یوں **مُضْحَکہ** (یعنی مذاق) اُڑایا: (بھیا لٹھ چلا) آیا زید کے لئے حکمِ اِرتِداد و سقوطِ نکاح ثابت ہوا یانہیں؟ اور زَید کا نِکاح ٹوٹا یانہیں؟ اِلخ۔ **الجواب**: اَذان سے اِستِہزا (یعنی مذاق کرنا) ضَرور **کُفْر** ہے اگر اَذان ہی سے اُس نے اِستِہزا (یعنی مذاق) کیا تو بلاشبہ **کافر** ہوگیا، اس کی عورت اس کے **نِکاح** سے نکل گئی، یہ اگر پھر مسلمان ہو اور عورت اُس سے نِکاح کرے اُس وَقْت وَطی (یعنی ہم بستری) حلال ہو گی ورنہ زِنا۔ اور عورت اگر بِلا اسلام و نِکاح اُس سے قربت پر راضی ہو وہ بھی زانیہ ہے۔ اور اگر **اَذان** سے اِستِہزا (یعنی مذاق اُڑانا) مقصود نہ تھا بلکہ خاص اُس **مُؤَذِّن** سے **بَایِں** وجہ (یعنی اس وجہ سے) کہ وہ غَلَط پڑھتا ہے اِستِہزا (یعنی مذاق) کیا تو اِس حالت میں (نہ کافر ہوگا نہ نکاح ٹوٹے گا مگر) زَید کو تجدیدِ اسلام و تجدیدِ نِکاح کا حکم دیا جائے گا۔ وَاللّٰہُ تعالٰی اَعْلَم۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۲۱۵)

اَذان کے مُتَعلِّق کُفرِیہ کلِمات کی 8 مثالیں

﴿1﴾ جو اَذان کا مذاق اُڑائے وہ کافر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۵ص۱۰۲)

﴿2﴾ اَذان کی تحقیر کرتے ہوئے کہنا کہ ''گھنٹی کی آواز نَماز کی اِطّلاع دینے کے لئے زیادہ اچّھی ہے'' کُفر ہے۔

﴿3﴾ جو اَذان دینے والے کو اَذان دینے پر کہے: ''تُو نے جھوٹ بولا'' ایسا شَخص کافِر ہو گیا۔ (فتاوٰی قاضی خان ج٤ ص ٤٦٧)

﴿4﴾ جس نے کسی مُؤَذِّن کے بارے میں اَذان کے مذاق کے طور پر کہا: یہ کون محروم ہے جو اَذان کہہ رہا ہے؟ یا ﴿5﴾ اَذان کے بارے میں کہا: غیر معروف سی آواز ہے یا کہا: ﴿6﴾ اجنبیوں کی آواز ہے، یہ تمام اقوال کُفر ہیں۔ یعنی جب کہ بطورِ تحقیر (حقارت) کہے۔ (مِنَحُ الرَّوض الْاَزہَر لِلقاری ص ٤٩٥)

﴿7﴾ ایک نے اَذان کہی دوسرا مذاق اُڑانے کے لئے دوبارہ اَذان کہے تو اس پر حکمِ کُفر ہے۔ (مَجمَعُ الْاَنْھُر ج۲ ص۵۰۹)

﴿8﴾ اَذان سُن کر یہ کہنا: کیا شور مچا رکھا ہے! اگر یہ قول خود اَذان کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہا ہو تو کُفر ہے۔ (عالمگیری ج۲ ص۲٦۹)

اَذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط	حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط
نماز پڑھنے کے لیے آؤ	نماز پڑھنے کے لیے آؤ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط
نجات پانے کے لیے آؤ	نجات پانے کے لیے آؤ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَذان کی دُعا

اذان کے بعد مُؤَذِّن و سامِعین دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ ط وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ ط اٰتِ سَیِّدَنَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعوۃ تامّہ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالک، تو ہمارے سردار

مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ ط وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ ط وَابْعَثْہُ مَقَامًا

حضرت محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کو وسیلہ اور فضیلت اور بہُت بلند دَرَجے عطا فرما، اور اُن کو مقامِ

مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن اِن کی شفاعت نصیب فرما۔

اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

بیشک تو وَعدہ کے خِلاف نہیں کرتا، ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

شَفاعت کی بِشارت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم اذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو جو مُؤَذِّن نے کہے پھر مجھ پر دُرُود شریف پڑھو پھر وسیلہ کا سوال کرو۔ ایسا کرنے والے کے لیے میری شَفاعت واجِب ہوگئی۔ (مُسلِم ص٢٠٣ حدیث٣٨٤ مُلَخَّصاً)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شب جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

ایمانِ مُفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر

وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مُجمَل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام

اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط

احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

پہلا کلمہ طیّب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے،

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے حمد ہے،

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ

وُہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہر گز کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال

وَالْاِکْرَامِ ط بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اور بزرگی والا ہے، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادِر ہے۔

پانچواں کلمہ اِستغفار

اَسْتَغْفِرُاللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْخَطَأً

میں اللہ سے مُعافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر،

سِرًّا اَوْعَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْۤ اَعْلَمُ

چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں

وَمِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا، (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا

وَسَتَّارُالْعُیُوْبِ وَغَفَّارُالذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ

اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت

اِلَّابِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رَدِّ کُفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر

بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ

اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا

الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ

کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور (بُری) بدعت سے اور چغلی سے

وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ

اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا

وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

اور میں کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں۔

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس



۲۰ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ

25-11-2013

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابنِ سنی)

فہرس

ماٰخذ و مراجع

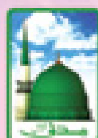
کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
تفسیر سورۂ یوسف	فضل نور اکیڈمی گجرات	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
صحیح ابن خزیمہ	المکتب الاسلامی بیروت	تحفۃ المحتاج	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	مجمع الانہر	کوئٹہ
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	فتاوٰی قاضی خان	پشاور
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	دُرِّ مختار و ردُّ المحتار	دار المعرفۃ بیروت
تاریخ دمشق	دار الفکر بیروت	فتاوٰی عالمگیری	دار الفکر بیروت
سنن کبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	مراقی الفلاح	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	منح الروض الازھر	دار البشائر الاسلامیۃ بیروت
الزھد الکبیر	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
جامع صغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
جامع الحدیث	دار الفکر بیروت	قانونِ شریعت	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور

رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے مُؤَذِّنِین کی تعداد

مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے مُؤَذِّن چار تھے:

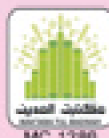
﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا بلال (حَبشی) بن رَباح ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرْو بِن اُمِّ مَکْتُوم رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہُما یہ دونوں مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا میں ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن عائذ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ قُباء شریف میں اور ﴿4﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابُو مَحْذُورَہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا میں اَذان دیتے تھے۔

(اَلْمَواھِب لِلْقَسْطلانی ج ۱ ص ۴۰۰)





ISBN 978-969-631-154-6
0109736



MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net